مہر منیر حسین ہرل

۷۸۶ اور ۶۶ کی حقیقت

برصغیر میں ہندوؤں کے ساتھ سینکڑوں سال اکٹھے رہتے ہوئے ہم نے دانستہ یا نادانستہ طور پر ان کی بہت سی رسوم اور رواج اپنی ثقافت میں ضم کر لیے ہیں اور ان کی پیروی میں ایسے ایسے لایعنی افعال انجام دیتے ہیں۔ جن کا اسلام یا اس کی تعلیمات سے کہیں دور کا واسطہ بھی نہیں ہے۔ اسی سلسلے کا ایک فعل کسی نام وغیرہ کے حروف کے اعداد لے کر ان کا مجموعہ نکالنا اور اسے اصل نام کی جگہ استعمال کرنا ہے۔ چنانچہ لفظ اللہ کو ۶۶، محمد ﷺ کو ۹۲ اور بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو ۷۸۶ کا لبادہ پہنا دیا گیا ہے خصوصاً بسم اللہ کے ضمن میں تو یہ حرکت اس قدر عام ہے کہ تحریروں، دستاویزات، دفاتر، مکانات، عمارات اور خطوط وغیرہ کی پیشانیاں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے بجائے ۷۸۶ کے ہندسے سے مزین ہیں۔ دلیل یہ دی جاتی ہے کہ کاغذ یا دستاویز زمین پر گر جاتی ہے تو ان پاکیزہ حروف کی بے ادبی ہوتی ہے۔ گزارش یہ ہے اگر یہ ہندسے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کا متبادل ہوتے تو قرآن و حدیث میں کہیں تو اس کا ذکر ضرور ہوتا یا قرآن مجید کی سورتوں کے آغاز پر ہی ۷۸۶ لکھا ہوا ہوتا۔ اسلام کی واضح تعلیم یہ ہے کہ جو کام اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع نہ ہو اس میں برکت نہیں ہوتی چنانچہ ہر کام بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر شروع کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور یہ نہیں فرمایا کہ کھانا کھانے سے پہلے، کپڑے بدلتے ہوئے، نماز پڑھتے ہوئے غرض ہر کام کے آغاز سے قبل ۷۸۶ پڑھ لو۔

حضرت سلیمان علیہ السلام ملکہ بلقیس کو خط لکھیں یا سیدی مکی و مدنی ﷺ مختلف سلاطین کے نام خطوط تحریر فرمائیں، آغاز بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے ہوتا ہے، ۷۸۶ کے ہندسے کسی نے استعمال نہیں کیے۔ ہمارے منہ میں خاک نعوذ باللہ کیا وہ ان اعداد کی افادیت سے ناواقف تھے؟ ہرگز نہیں ہمارا ایمان تو یہ ہے کہ آپ سرکار دو جہاں ﷺ دونوں جہاں کے کلی علوم سے بہرہ مند تھے۔ تو پھر سوچنے کی بات یہ ہے کہ ہماری اس حرکت کا جواز کیا ہے؟ صحیح بخاری کی حدیث ہے: **من احدث فی امرنا هذا مالیس منه فهو رد** ”جس شخص نے ہمارے دین میں کوئی نیا کام جاری کیا جس پر ہمارا معمول نہیں تو وہ کام مردود ہے“۔

غور کیجیے کہ ہم نے اللہ تبارک وتعالیٰ کا نام کس قدر بگڑے انداز میں لینا شروع کر رکھا ہے۔ فرض کریں کسی کے نام کے اعداد کا مجموعہ ۴۲۰ ہو اور کوئی اسے نام کے بجائے مسٹر ۴۲۰ کہہ کر پکارے تو اس کا ردعمل کیا ہوگا؟ وہ یقینی طور پر پکارنے والے کا سر پھوڑ دے گا۔ آخر اس میں برائی کیا تھی جو یہ صاحب آپے سے باہر ہو گئے۔ عجیب مذاق ہے کہ ہم اپنے نام کے بجائے یہ اعداد استعمال کرنا پسند نہیں کرتے مگر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے بجائے ۷۸۶ کا استعمال ہمیں بہت پسند ہے حالانکہ دلچسپ بات یہ ہے کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے اعداد بالفرض ہم نکالنا بھی چاہیں (استعمال کے لیے نہ سہی، معلومات کے طور پر ہی سہی) تو ۷۸۶ بنتے ہی نہیں ہیں۔

قمری حروف کے ساتھ ال لگا کر پڑھتے بھی ہیں مثلاً القمر جبکہ شمسی حروف کے ساتھ لکھتے ہوئے ال لگاتے ہیں مگر

پڑھتے نہیں مثلاً الشمس۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم میں دو جگہ ال کے حروف لکھے جاتے ہیں مگر پڑھنے میں نہیں آتے۔ پہلے لکھے جانے کی ترتیب سے اعداد کا مجموعہ دیکھتے ہیں۔

بسم اللہ میں ب=۲، س=۶۰، م=۴۰، ا=۱، ل=۳۰، ل=۳۰، ل=۳۰، ہ=۵ (مجموعہ ۱۹۸)

الرحمٰن میں ا=۱، ل=۳۰، ر=۲۰۰، ح=۸، م=۴۰، ن=۵۰ (مجموعہ ۵۲۹)

الرحیم میں ا=۱، ل=۳۰، ر=۲۰۰، ح=۸، ی=۱۰، م=۴۰ (مجموعہ ۴۸۹)

گویا ۱۹۸+۵۲۹+۴۸۹ کا مجموعہ ۱۲۱۶ ہے جو کہ ۷۸۶ سے ۴۳۰ زیادہ ہے۔ اب بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے حروف کے اعداد پڑھنے کے انداز سے ال کو ساکت کر کے لیتے ہیں۔ اس طرح سے رحمٰن اور رحیم کی ایک ایک ر بھی نہیں لکھی جائیگی۔

بسم اللہ میں ب=۲، س=۶۰، م=۴۰، ا=۱، ل=۳۰، ل=۳۰، ل=۳۰، ہ=۵ (۱۹۸)

رحمٰن میں ر=۲۰۰، ح=۸، م=۴۰، ن=۵۰ (۲۹۸) رحیم میں ر=۲۰۰، ح=۸، ی=۱۰، م=۴۰ (۲۵۸)

اس طرح ۱۹۸+۲۹۸+۲۵۸ کا مجموعہ لیں تو ۷۵۴ بنتا ہے جو کہ ۷۸۶ سے ۳۲ کم ہے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ پھر ۷۸۶ کیا ہے؟ یوں تو یہ کئی ناموں کے اعداد کا مجموعہ ہو سکتا ہے مگر غالب امکان یہ ہے کہ ۷۸۶ دراصل ہندوؤں کے بھگوان ہر کرشنا کے نام کے ہندسوں کا مجموعہ ہے۔ کیونکہ اس کے اعداد یہی نکلتے ہیں۔ آیئے اسے اعداد کی کسوٹی پر پرکھتے ہیں۔ ہری کا ہ=۵، ر=۲۰۰، ی=۱۰ (۲۱۵) کرشنا میں ک=۲۰، ر=۲۰۰، ش=۳۰۰، ن=۵۰، ا=۱ (۵۷۱)

اسی طرح ۲۱۵ اور ۵۷۱ کا مجموعہ ۷۸۶ بنتا ہے۔ قیاس یہ ہے کہ ہم ہندوؤں کے ساتھ سینکڑوں سال تک اکٹھے رہے۔ وہ ۷۸۶ استعمال کرتے ہوں گے اور اس کی تشریح مسلمانوں کے سامنے غلط انداز میں کی گئی اور ہم نے سچ سمجھ کر مان لیا اور ۷۸۶ استعمال کرنے لگے۔

اسی طرح لفظ اللہ کا معاملہ ہے۔ اللہ کو اس کے اصل نام سے پکارنا افضل ترین عمل ہے اور کچھ لوگ اس کے اعداد نکالتے اور استعمال کرتے ہیں حالانکہ اس کا مجموعہ بھی نکالنا چاہیں تو یہ نہیں بنتا۔ اللہ میں ا=۱، ل=۳۰، ل=۳۰، ل=۳۰، ہ=۵۔ یوں اس کا مجموعہ ۹۶ بنتا ہے۔

کئی اعداد نکالنے والے غلط فہمی کا شکار ہو کر یا کم علمی کی بنیاد پر ایک لام چھوڑ جاتے ہیں۔ حالانکہ اللہ میں ایک لام الف کے بعد ہے اور دوسرے لام پر شد ہے۔ اس طرح یہ دوسرا لام دو دفعہ شمار ہوتا ہے۔ اور یوں اللہ کے اعداد ۹۶ بنتے ہیں۔

خلاصہ گفتگو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کے ناموں کو اعداد کا لبادہ اڑھا کر اصل کی طرح استعمال کرنا انتہائی نازیبا اور اللہ کی ناراضی کو دعوت دینے کے مترادف فعل ہے اور اگر علم کی حد تک اعداد معلوم بھی کریں تو وہ اعداد جو لوگ استعمال کر رہے ہیں، قطعی غلط ہیں۔ اس لیے اعداد کے استعمال سے مکمل طور پر اجتناب برتا جانا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ ہماری کوتاہیوں سے درگزر فرمائے۔ آمین ثم آمین